حضرت مولانا عبدالرحمان عزیز اللہ آبادی

(قسط اول)

تحفۂ معراج کی اہمیت

قرآنِ مجید میں ہے :

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ" (العنکبوت : ۴۵)

"یقیناً نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے"

اسی لیے فرمایا :

"قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ"

(المؤمنون : ۱-۲)

"بلاشبہ ایمان والے فلاح یاب ہوئے، جو اپنی نمازیں عجز و نیاز کرتے ہیں!"

چنانچہ دخولِ جنت کا اعزاز انسان کو اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے، جب کہ وہ طہارتِ ثلاثہ سے مزین ہوگا، اور جو نماز کے لیے شرط ہے۔ طہارتِ ثلاثہ میں سے طہارتِ قلبی، طہارتِ عظمیٰ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیوں کہ بیرونی اصلاح سے قبل اندرونی اصلاح ضروری ہے۔ اسی لیے اللہ رب العزت نے اعمالِ صالحہ کا تذکرہ ایمان کے بعد فرمایا[1]، اور ایمان کو انسان کے دل میں مزین کیا[2]۔ نیز پیغمبر آخرالزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں

---

[1] "اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا" (الکھف : ۱۰۷)

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ان کے لیے بہشت کے باغ مہمانی ہوں گے"

[2] "وَلٰکِنَّ اللہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ الآیۃ!" (الحجرات : ۷)

"اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایمان کو محبوب بنا دیا اور اسے تمہارے دلوں میں سجا دیا"

کے دل ہی کا امتحان لیا[۳] وجہ یہ کہ دِل تمام جسم میں پاور ہاؤس کی حیثیت رکھتا ہے —— ہاتھوں کی قوتِ لامسہ، پاؤں کی قوتِ ماشیہ، آنکھوں کی قوتِ باصرہ، کانوں کی قوتِ سامعہ اور دماغ کی قوتِ فکریہ، ان سب کا تعلق دل سے ہے۔ بناء بریں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ انسان کے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ایسا ہے، جو اگر درست ہوا تو پورا بدن درست رہتا ہے۔ اور اگر وہ بگڑ گیا، تو پورے بدن کے بگاڑ کا باعث بنتا ہے[۴] کیونکہ جملہ اعمال کا انحصار دل کے ارادہ اور نیت پر موقوف ہے[۵]۔ قرآنِ حکیم نے دل کی تین کیفیتیں بیان فرمائی ہیں :

۱۔ قلبِ سلیم[۶] جو گناہ سے پاک رہ کر بالطبع نجات اور سلامتی کے راستہ پر گامزن ہو۔

۲۔ اس کے برعکس قلبِ اثیم[۷] ہے، جو گناہ کی راہ اختیار کرتا اور نیکی سے پہلوتہی کرتا ہے۔

۳۔ قلبِ منیب[۸]، جو کبھی اگر بھٹکتا اور بے راہ ہوتا ہے تو فوراً نیکی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

---

[۳] "اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى —— الاٰیۃ!" (الحجرات: ۳)
"... یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے آزمالیا ہے"

[۴] "الا وانّ فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلّہ واذا فسدت فسد الجسد کلّہ الا وھی القلب" (صحیح بخاری، کتاب الایمان)

[۵] "انّما الاعمال بالنّیات" (متفق علیہ)
"اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے"

[۶] "اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ" (الشعرآء: ۸۹)
"ہاں جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس قلبِ سلیم لے کر آیا (وہ نجات پا جائے گا)!"

[۷] "وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ" (البقرۃ: ۲۸۳)
"اور جو شخص اس (شہادت) کو چھپائے گا، اس کا دل گنہگار ہوگا"

[۸] "مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِۨ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ" (قٓ: ۳۳-۳۴)
"جو شخص رحمان سے بن دیکھے ڈرتا رہا اور قلبِ منیب (رجوع کرنے والا دل) لے کر آیا (اس سے کہا جائے گا) اس (بہشت) میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے"

یہی وجہ ہے کہ روحانی امراض کی ابتدا بھی دل سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی سے ظاہر ہے، آپؐ نے فرمایا کہ جو انسان بلا عذر ایک جمعہ ترک کر دیتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے۔ اگر دوسرے جمعہ کو بھی غیر حاضر رہا تو اس کا دل سیاہ ہو گیا ——— "کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ" (المطففین : ۱۴)

یعنی "ان کے بُرے اعمال کے سبب ان کے دلوں پر زنگ ہے" کا بھی یہی مفہوم ہے[۹]۔ چنانچہ جب دل پر سیاہی چھا گئی تو غفلت کے اتھاہ سمندر میں گر گیا، جس سے اس کا نکلنا محال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے شخص سے دور رہنے کی ہدایت فرمائی[۱۰]۔ غفلت کے بعد سختی نے جنم لیا اور رفتہ رفتہ دل پتھر سے بھی سخت ہو گیا[۱۱]۔ تب سنگدلی نے خیر و شر میں امتیاز بھی ختم کر دیا حتیٰ کہ وہ اعمالِ سیئہ کو حسنات میں شمار کرنے لگا[۱۲]۔ چنانچہ دل پر ایسا پردہ ڈال دیا گیا کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں[۱۳]۔ پھر ایسے دل پر مہر ثبت کر دی گئی[۱۴]۔

---

۹ کشف الرحمان تحت آیت: "خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ——— الآیۃ!"

۱۰ "وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا ——— الآیۃ" (الکہف : ۲۸)

"اور ایسے شخص کا کہنا نہ مانئے، جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔"

۱۱ "ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً۔ الآیۃ!" (البقرۃ : ۷۴)

"پھر (ان واقعات کے بعد) تمہارے دل سخت ہو گئے، گویا وہ پتھر ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت!"

۱۲ "اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا۔ الآیۃ!" (فاطر : ۸)

"کیا پس وہ شخص جس کو اس کے اعمالِ بد آراستہ کر دکھائے جائیں (بھلا وہ نیکو کار کی طرح ہو سکتا ہے؟)"

۱۳ "اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا" (الکہف : ۵۷)

"ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور کانوں میں ثقل پیدا کر دیا ہے کہ سن نہ سکیں، اور اگر آپؐ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو کبھی ہدایت نہ پائیں۔"

۱۴ "اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ——— الآیۃ!" (النحل : ۱۰۸)

"یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے۔"

اب مرض اپنی آخری منزل پر پہنچ گیا اور ایسا انسان کفر کا شکار ہو گیا[۱۵] تو اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس کا ہمنشین بنا دیا[۱۶]۔ جو نیکی کی طرف کبھی راہنمائی نہیں کرتا بلکہ کفر، شرک، نفاق، فحش، حسد، کینہ، بغض و عداوت اور دیگر رذائل کی طرف راہنمائی کرتا ہے[۱۷]۔

مقام غور ہے کہ کفار کے اعمال کو اللہ تعالیٰ نے "سراب" اور "ظلمات البحر" سے تشبیہ دی[۱۸]۔

اور ایک مقام پر راکھ سے تشبیہ دے کر واضح فرمایا کہ ان کے اعمال کی کچھ حیثیت نہیں[۱۹]۔

مشرک کے لیے جنت کو حرام[۲۰] قرار دیا اور منافقین کو جہنم کے سب سے نچلے طبقہ کی وعید سنا دی[۲۱] جب کہ حسد کو یہود و کفار کا فعل گردانا[۲۲]، کیوں کہ حسد اور ایمان ایک دل

---

[۱۵] "وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ" (التوبة : ۱۲۵)

"اور جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے، ان کے حق میں خبث پر خبث زیادہ کیا، اور وہ مرے بھی تو کافر کے کافر!"

[۱۶] "وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ" (الزخرف : ۳۶)

"اور جو کوئی رحمان کی یاد سے آنکھیں بند کر لے، ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے"

[۱۷] "اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ــــ الاٰية" (البقرة : ۲۶۸)

"شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا اور ناشائستہ امور کی ترغیب دیتا ہے" (کشف الرحمان ص۱۰۷)

[۱۸] النور، آیت ۳۹۔

[۱۹] سورۃ ابراہیم، آیت ۱۸۔

[۲۰] "اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ــــ الاٰية" (المائدة : ۷۲)

[۲۱] "اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ــــ الاٰية" (النساء : ۱۴۵)

[۲۲] سورۃ البقرۃ، آیت ۱۰۹ ۔ سورۃ النساء، آیت ۵۴ ــــ سورۃ آل عمران، آیت ۱۱۸ تا ۱۲۰۔

ہیں اکٹھے نہیں ہو سکتے[۲۳] حاسد اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر رضامند نہیں ہوتا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت کا دشمن ہوتا ہے[۲۴]۔ بنا بریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاسد سے اپنا تعلق ختم کرنے کا اعلان فرمایا[۲۵] لیکن جس شخص کا دل اِن امراضِ خبیثہ سے پاک ہوگا، اسے اللہ ربّ العزت اپنی جنت میں جگہ عطا فرمائیں گے۔ چنانچہ مسند احمد میں ہے حضرت انسؓ بن مالک، بیان فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: "ابھی ایک جنتی شخص آنے والا ہے" تھوڑی دیر کے بعد حضرت سعد بن مالک انصاریؓ تشریف لائے۔ دوسرے دن بھی آپؐ نے ایسا ہی فرمایا تو دوسرے دن بھی حضرت سعدؓ ہی تشریف لائے۔ تیسرے روز بھی ایسا ہی ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت سعدؓ کے عمل کی جستجو کے لیے حضرت سعدؓ کے گھر چلے گئے۔ تین دن تک حضرت سعدؓ کے صوم وصلوٰۃ اور دیگر اعمال کو بہ نظرِ عمیق دیکھتے رہے۔ اس کے بعد گزشتہ واقعہ بیان فرمایا کہ متواتر تین دن تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی، بنا بریں میں آپ کے اعمال کا جائزہ لینے آیا تھا، لیکن میں دیکھتا ہوں کہ آپ کے اعمال نہ ہم سے زیادہ ہیں اور نہ مختلف! ــــ حضرت سعدؓ نے جواباً فرمایا:

"وما هو الا ما رأيت غير انّى لا اجد فى نفسى لاحد من المسلمين غِشّاً ولا احسد على خير اعطاه الله ايّاه" (عن انس بن مالكؓ رواه احمد)

"میرے اعمال یہی ہیں جو آپ نے دیکھے، ہاں بات یہ ہے کہ میں کسی مسلمان سے کینہ کپٹ نہیں رکھتا اور نہ کسی بھائی پر، جو اللہ کریم نے اسے خیر عطا فرمائی ہے، حسد کرتا ہوں"

تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا، اے سعدؓ، اسی چیز نے آپ کو اس درجہ تک پہنچایا ہے۔

۲۳ه "لا يجتمع فى جوف العبد الايمان والحسد" (ترغیب)

۲۴ه "الحاسد عدوٌّ لنعمتى متسخّطٌ لقضائى غير راض بقسمتى التى قسّمت بين عبادى" (احیاء العلوم وحاشیہ ترغیب)

۲۵ه "ليس منّى ذو حسدٍ ولا نميمةٍ ولا كهانةٍ ولا انا منه" (ترغیب)
یعنی حاسد، چغلخور اور کاھن سے میرا کوئی تعلق نہیں!

یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یا بنیّ ان قدرت علیٰ ان تصبح وتمسی و لیس فی قلبك غشّ لّاحدٍ فافعل ـــ الحدیث !" (ترمذی، عن انسؓ)

"صاحبزادے اگر تجھ سے ہو سکے تو صبح وشام اس حالت میں کر کہ تیرے دل میں کسی کے لیے کینہ نہ ہو۔"

(جاری ہے)

شعروادب

مولانا عبدالرحمٰن عاجز

مدینے میں

قمر فلک پہ ہے رشکِ قمر مدینے میں
بشر جہاں میں ہیں خیر البشر مدینے میں

مدینہ کیا ہے؟ زمیں پر ریاضِ جنّت ہے
وُہ خوش نصیب ہے جس کا ہے گھر مدینے میں

مَیں زخم خوردہ مسافر ہوں اک مدینے کا
مِلے گا مرہمِ زخمِ جگر، مدینے میں

قدم قدم پہ چمکتے ہیں خاک کے ذرّے
قدم قدم پہ ہیں لعل و گہر مدینے میں

جگہ جگہ کی تو دجّال خاک اڑائے گا
نہ رکھ سکے گا قدم وُہ مگر مدینے میں

ہر اک نظارے پر قربان کیوں نہ ہوں نظریں
ہر اک نظارہ ہے جانِ نظر مدینے میں

اب اس سے بڑھ کے مدینے کی شان کیا ہوگی
ہے شانِ ربِّ جہاں جلوہ گر مدینے میں

یہ آرزو ہے کہ لَوٹ آئیں پھر وہ شام وسحر
بسر ہوئے تھے جو شام و سحر مدینے میں

نزولِ خیر وہاں اس لیے ہے اے عاجزؔ
قیام رکھتے ہیں خیر البشرؐ مدینے میں